سوال

اگرماں کے پاس دولت ہو، اوراس کے پاس رقم بھی ہو، جبکہ باپ کے پاس کچھ نہ ہو توایسی صورت میں ایک تنگ دست بیٹے کی شادی کےلیے ماں کے تعاون کرنے کا کیا حکم ہے؟ واضح رہے کہ بیٹے کوشادی کی اشد ضرورت بھی ہے۔

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اوردوروو سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعدازاں :

جب بیٹے کوشادی کی اشد ضرورت ہواوربیٹے کے پاس شادی کےلیے کچھ نہ ہو توباپ کے پاس اگر استطاعت ہے تواس کی شادی کےلیے اعانت کرنا ضروری اورواجب ہے؛ کیونکہ شادی بھی لازمی اخراجات میں شامل ہوتی ہے۔

جیسے کہ مرداوی رحمہ اللہ "الإنصاف" (9/204) میں کہتے ہیں کہ :
"مرد پر جس کا نان و نفقہ واجب ہے اس کی شادی کروانا واجب ہے، یعنی باپ اوردادا وغیرہ پربیٹے اورپوتوں وغیرہ کی شادی کروانا واجب ہے کہ ان کا خرچہ انہی کے ذمے ہے۔
یہ موقف [حنبلی] فقہی مذہب میں صحیح ترین موقف ہے، نیز یہ اس فقہی مذہب کا امتیازی موقف بھی ہے، اس موقف کی بنا پر دیگر کئی فرعی مسائل بھی اسی کے مطابق اپنائے گئے ہیں۔" ختم شد

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ :
"انسان کوشادی کی اشد ضرورت ہوتی ہے، اوربسا اوقات اس کی ضرورت بالکل اسی طرح ضروری ہوجاتی ہے جیسے کھانے پینے کی حاجت ہوتی ہے، اسی لیے اہل علم کا یہ کہنا ہے کہ :
جس شخص پر کسی کا نان و نفقہ ضروری ہے اس پراپنے زیر کفالت افراد کی شادی کرنا بھی ضروری ہے؛ بشرطیکہ اس کے پاس شادی کروانے کی مالی استطاعت ہو، اس لیے باپ پر لازمی ہے کہ اگربیٹے کوشادی کی ضرورت ہے اوراس کے پاس شادی کےلیے رقم نہیں ہے توبیٹے کی شادی اپنے اخراجات پر کروائے۔

لیکن میں نے کچھ ایسے باپوں کے بارے میں سنا ہے کہ جب ان سے ان کا بیٹا اپنی شادی کی بات کرتا ہے تووہ اپنی جوانی کی کیفیت اورحالت بھول جاتے ہیں، اورکہہ دیتے ہیں :اپنے خون پسینے کی کمائی سے شادی کر سکتے ہو توکرلو! یہ الفاظ کہنا جائز نہیں ہے، اگرباپ میں شادی کرنے کی صلاحیت ہے تو یہ الفاظ اس کےلیے حرام ہیں، اگرباپ استطاعت ہونے کے باوجود شادی نہیں کرواتا تو کل قیامت کے دن اس کا بیٹا باپ کے خلاف دعوی دائر کرے گا۔" ختم شد
"مجموع فتاوی ابن عثیمین" (18/410)، "فتاوی أرکان الإسلام" ص440-441۔

چنانچہ اگرباپ تنگ دست ہواورماں صاحب ثروت ہو تو: ماں پربیٹے کی شادی کرنا لازمی ہے۔

اس صورت میں کیا لڑکے کی ماں باپ سے شادی پراٹھنے والے اخراجات کی رقم کا مطالبہ کرے گی؟ اس بارے میں فقہائے کرام میں دو موقف ہیں۔

چنانچہ ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ :
"ماں کے اخراجات باپ پرلازم ہیں، اوراگربچوں کا باپ فوت ہوگیا ہے تو ماں پر بچوں کے اخراجات برداشت کرنا واجب ہے، امام ابو حنیفہ اورشافعی اسی چیز کے قائل ہیں۔۔۔
اوراگرباپ تو ہو لیکن تنگ دست ہو تو ماں پر اخراجات برداشت کرنا واجب ہوجائے گا، اوراگر مستقبل میں باپ غنی ہوجائے تو بچوں کی ماں اس سے خرچ کی ہوئی رقم کا مطالبہ نہیں کرے گی۔

جبکہ ابو یوسف اور محمد کہتے ہیں کہ : ماں؛ باپ سے رقم کا مطالبہ کر سکتی ہے ۔

ہماری دلیل یہ ہے کہ جس پر اخراجات رشتہ داری کی بنا پر فرض ہوئے ہیں ، وہ واپسی کا مطالبہ نہیں کر سکتا ، جیسے کہ باپ ان اخراجات کی واپسی کا مطالبہ نہیں کرتا ۔ " ختم شد "المغنی" (212/8)

واللہ اعلم

الاسلام سوال و جواب

297438